Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز اتوار
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ، ۲ صلح ۱۳۵۱ ہش، ۲ جنوری ۱۹۷۲ء | نمبر ۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ یکم صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۳۱ر فتح کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لمحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ یکم صلح ۔ کل ۳۱ر فتح کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی آیت ولا یحزنک قولھم ان العزۃ للہ جمیعًا ھو السمیع العلیم کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اس وقت جبکہ ہمارا ملک نہایت ہی نازک دور میں سے گذر رہا ہے۔ بعض عناصر ملکی مفاد کی قطعاً پرواہ نہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے خلاف افترا اور بہتان طرازی سے ایذا دہی کا طریق اختیار کر رہے ہیں لیکن ہمیں ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنی چاہیئے کیونکہ سب سے زیادہ ایذا رسانی ہمارے پیارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی مگر آپ نے ان دشمنوں کے لئے ہمیشہ دعا فرمائی۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو بھی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہو کر اپنے دکھ دینے والوں کے لئے دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ عطا کرے۔ ایسے ناعاقبت اندیش لوگوں کا یہ وطیرہ موجودہ نازک حالات میں وطن دشمنی کے مترادف ہے۔ ہمارے دوستوں کو اس ایذا دہی کی طرف کوئی توجہ کئے بغیر اپنے ملک کی حفاظت اور سلامتی کیلئے درد و الحاح سے دعاؤں میں مصروف رہنا چاہیئے۔ اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

ربوہ ۔ یکم صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گلے میں بندش کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت ڈالے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

استغفار سے رُوح کو قوّت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہو جاتی ہے

جسے رُوحانی قوّت حاصل کرنا مطلوب ہو اُسے چاہیئے کہ کثرت سے استغفار کرے

"وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ۔ یاد رکھو دو چیزیں اس اُمّت کو عطا فرمائی گئی ہیں۔ ایک قوّت حاصل کرنے کے واسطے، دُوسری حاصل کردہ قوّت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔ قوّت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں۔ صُوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کے اُٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوّت اور طاقت بڑھتی ہے، اسی طرح پر رُوحانی مگدر استغفار ہے۔ اس کے ساتھ رُوح کو ایک قوّت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔ جسے قوّت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔ غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ استغفار سے انسان اُن جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالیٰ سے روکتے ہیں۔ پس استغفار کے یہی معنے ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کر کے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں اُن پر غالب آوے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کی راہ کی روکوں سے بچ کر انہیں عملی رنگ میں دکھائے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو قسم کے مادے رکھے ہیں۔ ایک سمّی مادہ ہے جس کا موکّل شیطان ہے اور دوسرا تریاقی مادہ ہے۔ جب انسان تکبّر کرتا ہے اور اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے اور تریاقی چشمہ سے مدد نہیں لیتا تو سمّی قوّت غالب آجاتی ہے۔ لیکن جب اپنے تئیں ذلیل و حقیر سمجھتا ہے اور اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت محسوس کرتا ہے اُس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک چشمہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے اُس کی رُوح گداز ہو کر بہہ نکلتی ہے۔ اور یہی استغفار کے معنی ہیں یعنی یہ کہ اُس قوّت کو پا کر زہریلے مواد پر غالب آجاوے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۷ و ۶۸)

حقیقی زندگی ایک موت چاہتی ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:-

"اسلام میں حقیقی زندگی ایک موت چاہتی ہے جو تلخ ہے۔ لیکن جو اس کو قبول کرتا ہے آخر وہی زندہ ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم)

اپنے اموال کو خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کریں اور اپنے نفسوں پر موت وارد کر لیں۔ تا اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے محض اپنے فضل سے آپ کو ایک نئی زندگی بخشے۔

(ناظر بیت المال آمد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ ر صلح ۱۳۵۱ ہش

قومی خودکشی اور اس سے بچنے کی راہ

قبل ازیں ہم پاکستان کو درپیش مشکلات پر قابو پانے اور خطرات کا مقابلہ کرنے کے سلسلہ میں قائدِ اعظم کے ارشادات کی رُو سے قومی اتحاد کی اہمیت پر روشنی ڈال چکے ہیں۔ آج ہم اِس ضمن میں جملہ ہموطنوں کے ایک اور اہم قومی فرض کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

قائدِ اعظم نے پاکستان کو درپیش مشکلات اور اندرونی و بیرونی خطرات کا مقابلہ کرنے کے سلسلہ میں قومی اتحاد کے بعد جس چیز پر زور دیا ہے وہ ہے پاکستانی قومیت کا احساس، قومی اندازِ فکر اور قومی نقطۂ نظر۔ اِس سے مراد یہ ہے کہ ہم اوّلاً اپنے اندر یہ احساس پیدا کریں کہ ہم خواہ کسی صوبہ یا علاقہ کے رہنے والے ہوں ہم اوّل و آخر پاکستانی ہیں۔ اِس لئے ہمیں اپنے اندر قومی اندازِ فکر اور قومی نقطۂ نظر پیدا کر کے ہر معاملہ میں ذاتی مفاد اور علاقائی یا صوبائی مفاد پر بہرحال قومی مفاد کو ترجیح دینی چاہیئے۔ اور یہ امر اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ ہماری قومی بقا اور ملکی سالمیت کا ایک بنیادی تقاضا یہ ہے کہ ہم بہرصورت و بہرحال قومی مفاد کو محدود نوعیت کے تمام دوسرے مفادات پر مقدم رکھیں اور اگر قومی مفاد کا تقاضا یہ ہو کہ اپنے ذاتی، علاقائی اور صوبائی مفادات کو قربان کر دیا جائے تو ہم بلا پس و پیش انہیں قربان کر دیں۔

چنانچہ قائدِ اعظم نے ۲۶ مارچ ۱۹۴۸ء کو چٹا گانگ کے استقبالیہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اِس امر پر زور دیا کہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ایک نئی حکومت ہی معرضِ وجود میں نہیں آئی بلکہ ایک نئی مملکت دُنیا کے نقشہ پر اُبھری ہے اور ایک نئی قوم کی تشکیل عمل میں آئی۔ آپ نے فرمایا ایک نئی مملکت اور نئی قوم کا منصۂ شہود پر آنا معمولی بات نہیں ہے بلکہ یہ ایک بہت اہم بات ہے اور اِس حقیقت کے احساس سے بہرہ ور ہونا اپنے اندر بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"یہ سب سے بڑی اسلامی مملکت ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو وجود میں آئی۔ یہ ہماری تاریخ کا بہت بڑا دن تھا۔ یاد رکھنا چاہیئے اُس دن صرف ایک حکومت ہی قائم نہیں ہوئی بلکہ ایک بڑی مملکت اور ایک بڑی قوم بھی پیدا ہوئی۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں اور دونوں مل کر ہی مکمل ہوتے ہیں۔"

ایک نئی مملکت اور نئی قومیت کا احساس دلانے کے بعد آپ نے اِس کے ایک بنیادی تقاضے کی طرف توجہ دلائی اور بتایا اِس امر کے صحیح احساس اور ادراک کے بعد ہمارا نقطۂ نظر یکسر بدل جانا چاہیئے اور وہ یہی ہے کہ اب ہم کو ہر معاملہ میں قومی نقطۂ نگاہ سے سوچنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"اب آپ کی اپنی حکومت ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اب آپ کا اپنا ملک ہے جہاں آپ آزاد انسانوں کی طرح زندگی گزار سکتے ہیں۔ اِس حقیقت کے پیشِ نظر آپ کی اپنی ذمہ داریاں بھی بدل جانی چاہئیں اور آپ کا نقطۂ نظر بھی سیاسی، سماجی اور اقتصادی مسائل کے بارہ میں یقیناً تبدیل ہو جانا چاہیئے۔"

آگے چل کر اِسی تقریر میں یہ واضح کرتے ہوئے کہ قومی نقطۂ نظر کو اپنانا کیوں ضروری ہے، اور اس کے نتیجہ میں ہم بحیثیت قوم عظیم الشان ترقیات حاصل کر کے دنیا میں عزّ و وقار کا کیسا بلند مقام حاصل کر سکتے ہیں، آپ نے فرمایا:۔

"ہم جس قدر جلد خود کو نئے تقاضوں کے مطابق ڈھال لیں گے اور جس قدر جلد ہمارے خیال کی نظریں اُفق کے اُس پار اُن لامحدود ترقی کے امکانات کو دیکھ سکیں گی جو ایک ملک کے باشندے اور ایک قوم کے افراد ہونے کی حیثیت میں ہمارے لئے موجود ہیں اتنا ہی ہمارے حق میں اور پاکستان کے حق میں اچھا ہوگا۔ اور صرف اسی صورت میں ہمارے لئے ممکن ہوگا کہ ہم انسانی ترقی، سماجی انصاف، مساوات اور اخوت کے اصولوں کو عمل میں لا سکیں گے جن کی خاطر پاکستان وجود میں آیا تھا۔ اِس طرح ہم اپنی مملکت کے اندر دُنیا میں ایک مثالی سماجی نظام قائم کرنے کے لامحدود امکانات کو عملی جامہ پہنا سکیں گے۔"

قومیت کا احساس، قومی اندازِ فکر اور قومی نقطۂ نظر کی اہمیت واضح کرنے کے علاوہ قائدِ اعظم نے قومی نقطۂ نظر کے لازمی تقاضا کے مطابق قومی مفاد کو بہرحال مقدم رکھنے کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ چونکہ گروہی، علاقائی اور صوبائی مفادات پر ضرورت سے زیادہ زور دینا قومی مفاد کے لئے مہلک ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اِس لئے آپ نے آگے چل کر اِس یادگار تقریر میں فرمایا:۔

"آپ کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ اپنے صوبہ سے محبت کرنے اور اپنے ملک سے محبت کرنے کے معنے اور ان دونوں کے تقاضے الگ الگ ہیں۔ ہمارے فرائض جو ہم پر پُوری مملکت کی طرف سے عائد ہوتے ہیں وہ ہمیں صوبائیت سے آگے لے جاتے ہیں۔ ان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنی نظر، اپنے خیالات اور وطن دوستی کے تصوّر میں وسعت پیدا کریں۔ ملک کی خدمت کا اکثر یہ مطالبہ ہوتا ہے کہ ہم اپنی ذاتی اور صوبائی اغراض کو وسیع تر مقاصد میں ضم کر دیں جس میں سب کی بھلائی اور فائدہ ہے۔ سب سے پہلے ہم پر اپنے ملک کی خدمت فرض ہے، اس کے بعد اپنے صوبے، اپنے ضلع، اپنے قصبے یا گاؤں کی اور آخر میں خود اپنی۔ یہ نہ بھولیئے کہ ہم ایک ایسی مملکت کی تعمیر کر رہے ہیں جسے پُوری دُنیائے اسلام کی قسمت بنانے میں پُورا پُورا حصّہ لینا ہے۔ لہٰذا ہماری نظر وسیع ہونی چاہیئے، ایسی وسیع کہ وہ صوبائی حد بندی، محدود قوم پرستی اور نسلی تعصّبات سے بالاتر ہو۔"

بعد ازاں قائدِ اعظم نے ۵ جون ۱۹۴۸ء کو بلدیۂ کوئٹہ کے سپاسنامہ کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے صوبائی، مقامی یا ذاتی مفاد کو قومی اور ملکی مفاد پر ترجیح دینے کو خودکشی کے مترادف قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"جب میں پاکستان کے کسی طبقہ پر صوبائیت کا غلبہ پاتا ہوں تو مجھے قُدرتی طور پر دُکھ ہوتا ہے۔ پاکستان کو اِس بُرائی سے آزاد ہونا چاہیئے۔ یہ تو پرانے دَورِ حکومت کی یادگار ہے۔ جب آپ تحکم — انگریزوں کے تحکم — سے بچنے کے لئے صوبائی خود اختیاری اور مقامی آزادئ عمل پر جان دیتے تھے۔ مگر اب جبکہ مرکزی حکومت اور اقتدار تمام تر آپ کا اپنا ہے اِس انداز سے سوچتے چلے جانا محض حماقت ہے۔ بالخصوص جب کہ آپ کی اپنی ایک مملکت وجود میں آئی ہے اور وہ شدید ترین اندرونی اور بیرونی مسائل سے دوچار ہے، اِس کے باوجود صوبائی، مقامی یا ذاتی مفاد کو مملکت کے کسی اہم مفاد پر غالب آنے دینا خودکشی کے مترادف ہے۔"

الغرض قائدِ اعظم کے ارشادات کی رُو سے موجودہ نازک ترین دَور میں جبکہ ہم پاکستان کی سالمیت کے تحفّظ کی خاطر اندرونی مشکلات اور بیرونی خطرات کا مقابلہ کرنے کی جد و جہد میں مصروف ہیں اور ایک انتہائی کڑی آزمائش میں سے گزر رہے ہیں ہمارے لئے قومی اتحاد کے بعد یہ امر نہایت درجہ ضروری ہے کہ ہم قومی اندازِ فکر اور قومی نقطۂ نظر کو ترقی دے کر ہر قسم کے گروہی، علاقائی اور صوبائی مفادات پر ملکی مفاد کو بہرحال مقدم رکھیں۔ اِسی میں ہماری تمام مشکلات کا حل اور ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی خطرات سے نجات کا راز مضمر ہے ٭

رُباعی

چھوٹے چھوٹے جو عمل کرتا ہے گرچہ ہیچ ہوں
کرتے کرتے ہاں مگر انسان بن جاتا ہے وُہ
جو خدا بنتا ہے ہرگز بن نہیں سکتا خُدا
بنتے بنتے ہاں مگر شیطان بن جاتا ہے وُہ

ابنِ حبیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے پہلے تلوار بے نیام کرنیوالے صحابی

بے مثال شجاع حضرت زبیرؓ بن العوامؓ

(مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف)

حضور پُر نور کے ہم زلف حضرت اسماء کے خاوند، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت زبیرؓ حضورؐ کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے دادا کا نام خویلد تھا حضرت خدیجہ کے باپ بھی خویلد تھے اس طرح حضرت زبیر رشتہ میں حضرت خدیجہ کے بھتیجے ہوئے۔ نوعمری میں انہوں نے اسلام کو قبول کر لیا تھا۔ سیدنا حضرت ابوبکرؓ کے کچھ بعد انہوں نے بیعت کی تھی بیعت کرنیوالوں میں سے چوتھے یا پانچویں تھے۔ اس وقت ان کی عمر پندرہ سال کے لگ بھگ تھی قریباً نصف صدی تک ان کو اسلام کی خدمت کا موقعہ ملا۔ والدہ نے کنیت ابوطاہر رکھی تھی یہ اپنے بیٹے عبداللہ کی وجہ سے ابوعبداللہ کہلانے تھے۔ مکہ میں جب حضورؐ نے مہاجرین میں مواخات قائم فرمائی تو ان کو حضرت عبداللہ بن مسعود کا بھائی مقرر فرمایا مدینہ آکر جب انصار اور مہاجرین میں مواخات قائم فرمائی تو ان کے اور سلمہ بن سلامہ کے درمیان مواخات قائم ہوئی۔

فضیلت زبیرؓ

حضرت زبیرؓ عشرہ مبشرہ میں سے تھے یعنی ان دس خوش نصیب صحابہؓ میں سے تھے جن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی تھی۔ ان کو تمام غزوات میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں بھی شامل تھے۔ یہ پہلے صحابی ہیں جنہوں نے خدا کی راہ میں تلوار کو بے نیام کیا۔ ہوا یوں کہ مکہ میں مشہور ہو گیا کہ کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لیا ہے حضرت زبیرؓ تلوار سونت کر گھر سے نکل پڑے۔ حضور تک پہنچے۔ حضورؐ نے فرمایا زبیر کیا ہوا۔ عرض کی میں نے اس طرح سنا تھا حضورؐ نے ان کو دعا دی اور ان کی تلوار کے لئے بھی دعا کی (اسد الغابہ جلد ۲ ص ۱۹۶ حالات حضرت زبیرؓ) انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "اپنے حواری" کا خطاب دیا تھا۔ یہ خطاب انہیں جنگ احزاب کے موقعہ پر ملا تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی گئی کہ دشمن پراگندہ ہو گیا ہے۔ حضور باہر تشریف لائے اس رات بارش ہوئی تھی اور سخت سرد ہوا چلی تھی جس سے کفار کے تمام روشن کردہ چولہے بجھ گئے تھے۔ خیمے اکھڑ گئے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کوئی ہے جو کفار کا پتہ کرے۔ حضرت زبیرؓ نے عرض کی حضور میں حاضر ہوں۔ حضورؐ نے پھر آواز دی کفار کی خبر کون لائے گا۔ حضرت زبیرؓ نے پھر حضور کی آواز پر لبیک کہا اور عرض کی خاکسار حاضر ہے۔ تیسری بار پھر حضورؐ نے پکارا تو بھی حضرت زبیرؓ نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ تب حضورؐ نے فرمایا:-

"اِنَّ لکل نبی حواریاً و
انّ حواریّ الزبیر"

کہ ہر نبی کا حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیرؓ ہے۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق) قریظہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہا تھا میرے باپ تجھ پر قربان (اسد الغابہ جلد ۲ ص ۱۹۶) اور ایک صحابی کے لئے یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ آقا نے اسے کہا میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد خلافت کے لئے جو کمیٹی تشکیل فرمائی تھی حضرت زبیرؓ بھی اس کے ممبر تھے (اسد الغابہ جلد ۲ حالات زبیر بن العوام)

شجاعت زبیرؓ

اوپر یہ عرض کیا جا چکا ہے کہ حضرت زبیر تمام غزوات میں شریک رہے۔ اُحد کے دن زرد رنگ کی پگڑی باندھے داد شجاعت دیتے رہے۔ جن صحابہ کو اس دن فرشتوں کی تائید اور نزول کی سعادت نصیب ہوئی زبیر بھی ان میں سے تھے (اسد الغابہ جلد ۲ ص ۲۹۷) ان کے کندھے پر دو زخم بھی بدر کے دن آئے۔ ان کے بیٹے عروہ بیان کرتے ہیں کہ جب زخم مندمل ہو گیا تو اس کا گڑھا رہتا تھا کہ میری انگلیاں اس میں چلی جایا کرتی تھیں (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ بدر) اور اس شدت سے انہوں نے بدر کے دن تلوار چلائی تھی کہ تلوار میں دندانے پڑ گئے تھے۔ یہ تلوار پھر ان کے بیٹے عبداللہ بن زبیرؓ کے پاس تھی۔ چنانچہ ان کی شہادت کے بعد حضرت زبیرؓ کی تلوار ان دندانوں سے ہی شناخت کی گئی تھی (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ بدر) ان کی شجاعت کا اندازہ اس سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ جنگ میں یہ اپنے بیٹے عبداللہ کو بھی ساتھ لے گئے تھے اس وقت عبداللہ کی عمر صرف دس سال تھی۔ ان کو گھوڑے پر بٹھا دیا تھا اور ایک آدمی ان کے ساتھ کر دیا تھا یہ واقعہ بھی بخاری کے اسی باب میں ہے بچوں میں شجاعت پیدا کرنے کے لئے انہیں نڈر اور بے خوف کرنے کے لئے یہ طریق تھا۔ جنہوں نے اپنے بچپن میں معرکے دیکھے ہوں۔ باپ کو داد شجاعت دیتے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو زخموں کے گھاؤ سے وہ کھیلتے رہے ہوں وہ کیوں نہ بڑے ہو کر موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکرائیں گے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے شجاعت کا انمٹ نقش چھوڑا جب حجاج نے خانہ کعبہ کا محاصرہ کیا تو حضرت اسماء نے بھی اس موقعہ پر ایک مسلمان خاتون کی طرح جرأت اور صبر کا بے مثال نمونہ دکھایا۔ جب یہ بیٹے کی لٹکتی لاش کے پاس سے گزریں تو فرمایا ابھی وقت نہیں آیا کہ سوار گھوڑے سے اترے اور بیٹے کو وداع کرتے وقت جو تاریخی فقرات کہے تھے انہیں بھی تاریخ نے محفوظ رکھا ہے زرہ پہن کر جب حضرت عبداللہ ماں سے رخصتی سلام کرنے آئے تو بیٹے کو پیار دیا اور کہا بیٹا جب خدا کی راہ میں جان دینا ہے تو پھر یہ زرہ کیا۔ اور جب حضرت عبداللہ نے کہا میرے متعلق یہ اعلان کیا ہے کہ میرے قتل کے بعد لاش سے یہ سلوک ہو گا تو فرمایا بیٹا جب بکرا ذبح کیا جاتا ہے تو اسکو کیا اس کی کھال سیدھی کھینچی جائے یا الٹی۔

بدر کے دن جب مشہور کافر ابو ذات الکرش عبیدۃ بن سعید بن عاص لوہے میں ڈوبا ہوا میدان میں یہ نعرہ بلند کرتا آیا کہ میں ابو ذات الکرش ہوں اس کی صرف آنکھیں نظر آتی ہیں۔ تو حضرت زبیر آگے بڑھے اور تاک کر نیزہ اس کی آنکھ میں ایسا مارا کہ وہ دشمن خاک پر لوٹنے لگا۔ پھر اس کے سینے پر پاؤں رکھ کر نیزہ کھینچا۔ نیزہ اس بری طرح پیوست ہو چکا تھا کہ کھینچنے سے ٹیڑھا ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو زبیرؓ کو کہا یہ نیزہ مجھے دے دو۔ حضورؐ کے وصال کے بعد یہ نیزہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس رہا اور آپ کے بعد حضرت عمرؓ اور ان کے بعد حضرت عثمان اور پھر آل علی کے پاس منتقل ہوا پھر اس نشانی کو عبداللہ بن زبیرؓ نے سینہ سے لگائے رکھا۔

(بخاری کتاب المغازی باب شہود الملائکہ بدراً)

حضرت زبیرؓ جنگ یرموک میں

شام و مصر کے معرکوں میں بھی انہیں شامل ہونے کا موقعہ ملا تھا۔ یرموک کا معرکہ شام کے معرکوں میں بڑا خونریز معرکہ تھا۔ کفار نے اس دن پاؤں میں بیڑیاں پہن رکھی تھیں کہ مر جائیں گے۔ میدان سے نہیں ہٹیں گے۔ اور آہنی دیوار بن گئے تھے۔ یہ جنگ ۱۵ھ میں ہوئی۔ کفار کے ستر ہزار سپاہی گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دئے تھے اور میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا تھا۔ مسلمانوں کے امیر ابوعبیدہؓ بن جراح تھے۔ جنہیں حضور نے "امین الامۃ" کا خطاب دیا تھا اور کفار کے سپہ سالار "باہان" تھے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے حضرت زبیرؓ سے کہا۔ زبیر حملہ کرو ہم تمہارے ساتھ ہوں گے۔ حضرت زبیرؓ نے کہا تم میرا ساتھ نہیں دے سکو گے پیچھے رہ جاؤ گے۔ صحابہؓ نے کہا پیچھے کیوں رہیں گے۔ تم حملہ کرو چنانچہ زبیرؓ نے حملہ کیا اور تلوار چلاتے ان کی صفوں کو چیر کر ان کے عقب میں جا نکلے۔ پھر واپس پلٹے تو دشمنوں نے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور کندھے پر وار کیا اور گہرا زخم آیا۔ ان کے کندھے پر تین زخم تھے بدر کے دو زخموں کے درمیان یہ تیسرا زخم آیا تھا لیکن لڑتے مارتے پھر ان کی صفوں کو اُلٹتے واپس آ گئے۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوہ بدر)

آپ کی وفات

اسلام کے لئے سب سے پہلے تلوار سونتنے والے جنہیں اس دنیا میں جنت کی خوشخبری مل گئی تھی جس نے نصف صدی تک اسلام کے لئے تلوار کو بے نیام رکھا ۳۶ھ میں جب معاویہ اور حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کے درمیان لڑائی تھی ایک مسلمان ابن جرموز کے ہاتھوں شہید ہوئے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کافر کو ابن صفیہ کے قتل کی وجہ سے آگ کی خوشخبری دے دو۔ (اسد الغابہ جلد ۲ ص ۱۹۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتاکم بالخیر

۱۔ محترم ملک عبدالقادر صاحب مرحوم لائلپوری

محترم ملک عبدالقادر صاحب لائلپوری مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۷۱ء کو طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد قریباً ۸۰ سال کی عمر میں اپنے مولا حقیقی کو پیارے ہوگئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

چونکہ مرحوم موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

مرحوم بہت ہی مخلص، نیک، اور سلسلہ کے فدائی تھے۔ ۱۹۲۶ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ چونکہ خاندان میں واحد ہی احمدی تھے اس لئے مخالفتوں کا طوفان امڈ آیا لیکن مرحوم نے ہر تکلیف کا نہایت صبر و تحمل اور ہمت و حوصلہ کے ساتھ مقابلہ کیا اور سلسلہ کے کاموں میں پیش پیش رہے۔ مرحوم نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہی قریباً ۱۹۲۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر لبیک کرتے ہوئے وصیت بھی کر دی۔

مرحوم شروع سے ہی لائل پور کے رہنے والے تھے مگر بعد میں قریباً ۱۹۲۷ء میں لائل پور سے قادیان رہائش اختیار کر لی۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے ساتھ دوبارہ لائل پور میں آکر رہائش پذیر ہوئے اور بقیہ زندگی یہاں ہی گذاری۔

محترم ملک صاحب بہت ہی سادہ مزاج اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے انہوں نے اپنی اولاد کی تربیت عمدہ رنگ میں کی اور اُن کے اندر بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کا جذبہ بھر دیا۔

مرحوم کے دو لڑکے حادثات میں شہید ہوگئے تھے جس کی وجہ سے انہیں گہرا صدمہ ہوا۔ ان کا ایک لڑکا مکرم عبدالماجد صاحب شمس جن کی عمر قریباً ۱۹ سال تھی اور ایک لمبا عرصہ لائل پور اور لاہور میں خدام الاحمدیہ کے معتمد ضلع کے طور پر خدمت سرانجام دیتے رہے نیز اس کے ساتھ ساتھ وہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری بھی رہے۔ لاہور میں ہی ٹریفک کے ایک حادثہ میں شہید ہوئے۔ بہت ہی محنتی، ذہین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بہترین کارکن تھے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم ملک صاحب مرحوم کا چھوٹا لڑکا مکرم عبدالحکیم صاحب واقف زندگی ہے اور آجکل جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہے۔

مرحوم کی اہلیہ صاحبہ ۱۹۵۲ء میں ہی وفات پاگئی تھیں۔ محترم ملک صاحب مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اُن کے سب بچے سلسلہ کے کاموں میں نمایاں حصہ لینے والے اور مخلص ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(حافظ محمد اکرم حفیظ انچارج فضل عمر لائبریری لائل پور)

(۲)

محترمہ طالعہ بی بی صاحبہ

خاکسار کی ماموں زاد ہمشیرہ و نسبتی ہمشیرہ طالعہ بی بی بنت چوہدری غلام محمد صاحب اہلیہ چوہدری برکت علی صاحب آف فیض اللہ چک حال دھرم پورہ لاہور مورخہ ۱۹/۱۱ بروز جمعۃ المبارک ۱۹ رمضان سوا گیارہ بجے دن کے وفات پاگئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ماہ جولائی ۱۹۷۱ء کو اُن کو دل کی تکلیف ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اُس وقت شفا عطا فرمادی۔ اب مورخہ ۱۳ نومبر کو بائیں طرف فالج کا شدید حملہ ہوا۔ اُسی وقت اُن کے لڑکوں نے سرگنگا رام ہسپتال لاہور میں داخل کروایا۔ ڈاکٹر صاحبان نے بہت علاج کی کوشش کی۔ حملہ ہوتے ہی وہ بے ہوش ہوگئیں آخر اُسی حالت میں وہ جمعۃ المبارک سوا گیارہ بجے رات اپنے حقیقی مالک کے پاس حاضر ہوگئیں ان کی عمر اس وقت ۷۵ سال تھی۔ بڑی خوبیوں کی مالک تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۹ء کو حج بیت اللہ شریف کا شرف بھی عطا فرمایا۔ نہایت پابند نماز اور تہجد گزار تھیں۔ اپنے پیچھے چار لڑکے اور چار لڑکیاں اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں۔ نواسے نواسیاں۔ پڑنواسے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تقریباً چالیس افراد ہیں جو سب کے سب احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا بے پایاں فضل کیا کہ اُن کی وفات رمضان المبارک میں پھر جمعۃ الوداع کا دن۔ پھر موصی ہونے کی حالت میں نیز عید الفطر ادا کرنے کے بعد باجازت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم مولانا مولوی عبدالمالک صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ ہمشیرہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے خاندان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد علی فینی۔ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ)

(۳)

میری والدہ مرحومہ

میری والدہ مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۷۱ء بروز منگل صبح چار بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مختصر سی علالت کے بعد وفات پر کر اپنے پیارے حقیقی مولا کریم سے جا ملیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

والدہ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر خاص فضل تھا انہوں نے بہت ہی سادہ زندگی بسر کی۔ غریب لوگوں کے ساتھ خاص طور پر بہت حسن سلوک سے پیش آتیں اُن کی ہر ضرورت کا خیال رکھتیں۔ یہی وجہ ہے کہ گاؤں کے تمام احمدی غیر احمدی لوگ ان کی وفات پر ان کے اس حسن سلوک کے تذکرے کر کے دعائیں دیتے تھے۔ اور ایسے افسردہ تھے جیسے ان کی والدہ فوت ہوگئی ہے۔ ان کی نماز جنازہ اگلے روز صبح سوا نو بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مکرم و محترم جناب مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں افراد نے شرکت فرمائی بعد میں بہشتی مقبرہ کے شرقی قبرستان میں بطور امانتاً دفن ہوئیں۔ قبر تیار ہونے پر مکرم و محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ ہماری پیاری والدہ محترمہ کو اپنے خاص فضل سے جنت الفردوس میں جگہ دے ان کے درجات بلند فرمائے۔ خاص قرب میں جگہ دے اور ہم سب بھائی بہنوں کا ہر لمحہ حامی و ناصر ہو اور صبر جمیل سے نوازے۔

(خلیل احمد مبشر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حال چک ۹۰ R.B کھیم سنگھ والا ضلع لائل پور)

انتخاب و تقرر عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کا سال شروع ہوئے تقریباً دو ماہ گذر گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک نصف سے زیادہ مجالس کے نئے انتخابات کی رپورٹ مرکز میں موصول نہیں ہوئی۔ فارم انتخاب قائد مقامی پریذیڈنٹ صاحبان کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ انتخاب قائد پریذیڈنٹ صاحبان کی صدارت میں کروا کر جلد بھجوائیں۔

نیز جہاں جہاں انتخاب ہو چکے ہیں۔ وہ مجالس اپنی عاملہ کا تقرر کر کے مرکز سے منظوری حاصل کریں۔ تا شروع سال سے ہی باقاعدگی سے کام ہو سکے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

(۱) مکرمی جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب مورخہ ۱۲/۱۹ وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چونکہ آپ موصی تھے اس لئے آپ کے صاحبزادگان بذریعہ کار آپ کا جنازہ ربوہ لے گئے اور مورخہ ۱۲/۲۰ کو محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور آپ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ تدفین کے بعد دعا مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب نے کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم شیخ صاحب کے درجات بلند کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(قریشی عبدالرحمن صدر جماعت احمدیہ سکھر)

(۲) میرا داماد محترم مبارک احمد خاں صاحب بنگش بی۔ اے جو محکمہ بجلی میں ایس۔ ڈی۔ او تھے۔ عمر ۲۵ سال ہوگی۔ ۱۲/۲ کو صبح ۸ بجے کوہاٹ سٹی سے مشرق کو تین میل کے فاصلہ پر موٹر سائیکل کا ٹریکٹر کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہو کر نصف گھنٹہ کے اندر شہید ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم از حد ہر دلعزیز ملنسار اور غریب نواز انسان تھے۔ جوشیلے اور مخلص احمدی تھے۔ احباب سلسلہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ اور ان کی بیوہ اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(محمد امین خاں۔ بنوں)

درخواست ہائے دعا

☆ عزیزم کمال الدین حبیب احمد سلمہ اللہ تعالیٰ اپنے بیوی بچے کو براستہ لنڈن پاکستان بھجوا رہے ہیں۔ بچوں کے سفر کے امن و امان اور خیر و عافیت سے طے ہونے اور ہر لحاظ سے اس کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (المعلن۔ خاکسار روشن الدین احمد واقف زندگی از نائیجیریا)

☆ خاکسار کی تائی صاحبہ اہلیہ افتخار احمد صاحب کلانوری آف لاہور کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(خاں دلدار احمد منیر۔ ربوہ)

☆ میرے والد صاحب کو کل مورخہ ۲۷ دسمبر ۳ بجے کے قریب بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے۔ والد صاحب کو کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ تمام صحابہ کرام اور بزرگان جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں خداوند کریم ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (طاہرہ ملک بنت ملک نصر اللہ خاں صاحب لاہور)

6

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس جائزہ لیں کہ کیا اُن کا بجٹ سو فیصدی پورا ہو گیا ہے قائد مال مجلس انصار اللہ

انصار اللہ کی رکنیت

ہر احمدی دوست جو چالیس سال کی عمر کو پہنچ چکا ہے اُسے مجلس انصار اللہ کا رکن بنایا جانا ضروری ہے۔ اس لئے تمام زعماء سے درخواست ہے کہ وہ ایسے تمام احباب کو جو چالیس سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں مجلس انصار اللہ میں شامل کر کے اس کی اطلاع مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ شکریہ

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

MINI
V.W. SPECIALISTS
PHON 81442
34-B GULBERG II
MOTORS
GULBERG

نئے
۱۰ روپے والے انعامی بانڈ
پہلا انعام ایک لاکھ روپے
۵۷۵ دیگر انعامات

پچیس انعامات
ایک ہزار روپے فی انعام
پچاس انعامات
پانچ سو روپے فی انعام
پانچ سو انعامات
ایک سو روپے فی انعام

یہ بانڈ
△ شکل و صورت میں دس روپے والے بانڈ جیسے ہیں سوائے اس کے کہ ان کے ساتھ کاؤنٹر فائل لگا ہوا ہے۔
△ ایک دفعہ خصوصی قرعہ اندازی اور اس کے بعد دس روپے والے بانڈوں کی ہر قرعہ اندازی میں شامل ہوتے رہیں گے۔
△ خصوصی قرعہ اندازی میں انعام نکل آئے تو بانڈ کا ؤنٹر فائل کے ساتھ پیش کیجئے۔
△ خصوصی قرعہ اندازی میں شمولیت کے بعد کاؤنٹر فائل محفوظ رکھنے کی ضرورت نہیں۔
△ آپ جتنے چاہیں بانڈ خرید سکتے ہیں۔
△ انعامات پر انکم ٹیکس معاف ہے۔

انعامی بانڈ
وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے

اپنے مستقبل کے لئے بچت کیجئے اپنے وطن کے لئے

تمام بینکوں، نیشنل سیونگ کے دفاتر اور ایجنٹوں سے دستیاب ہیں۔
جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد
ORIENT

تعمیر مساجد کا عزم محمود

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"دنیا کا کوئی ملک اور گوشہ ایسا نہ ہو جس میں ہم مسجد نہ بنا لیں۔"

ہماری جماعت کے تمام مردوں عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا ارشادِ بابرکت کی تعمیل کے لئے غیر ممالک میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ تا کہ دنیا کے تمام ملکوں کے گوشہ گوشہ میں مساجد تعمیر ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید کی صدائیں بلند ہونی شروع ہو جائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلان گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک نمبر ۱۵۹۵۳ سیکرٹری مال حلقہ سلطان پورہ لاہور سے گم ہو چکی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ رسید بک پر کسی کو کسی قسم کا چندہ نہ ادا فرمادیں۔ اگر کسی دوست کو اس رسید بک کا علم ہو جائے تو وہ نظارت بیت المال کو اطلاع فرمادیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرا چھوٹا بھائی لفٹننٹ کرنل ثروت احمد مشرقی پاکستان میں ڈیوٹی پہ تھا۔ حالیہ واقعات کے بعد اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں آئی۔

تمام دوستوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور بخیریت وطن واپس لائے نیز مشرقی پاکستان میں دیگر پاکستانی دوستوں کی خیریت کے لئے بھی دعا کریں۔

(ڈاکٹر رشید احمد دار الرحمت غربی ربوہ)

بل ماہ دسمبر

ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ بلوں کی ادائیگی ۱۰ر دسمبر تک ضرور ہو جانی چاہیئے۔ (مینجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن کا ہر لحظہ، اس کا ہر پیسہ اور اس کی ہر سوچ اور فکر و تدبّر نہایت قیمتی ہے

نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اوقات اپنے مال اور اپنی فکری صلاحیت کو ہمیشہ صحیح اور مفید رنگ میں استعمال کریں

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ماہانہ اجلاس میں خدام سے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا بصیرت افروز خطاب

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر عالمی عدالت ہیگ نے احمدی نوجوانوں کو یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ مومن کا ہر لحظہ، اس کا ہر پیسہ اور اس کی ہر سوچ اور فکر و تدبر نہایت قیمتی ہے۔ مومن ہونے کی حیثیت میں نوجوانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اوقات، اپنے اموال اور اپنی غور و فکر کی صلاحیت کی حقیقی قدر کرنا سیکھیں اور وہ قدر یہی ہے کہ ان کا ہر لمحہ، ان کا ہر پیسہ اور ان کی ہر سوچ برموقع اور برمحل استعمال میں آئے اور اس رنگ میں وہ صرف ہو کہ وہ حصولِ رضائے الٰہی پر منتج ہو نہ کہ اس کی ناراضگی، مول لینے کا موجب بنے۔ اس کے لئے قرآنی تعلیم پر عمل پیرا ہونا اور اسلامی اقدار کو اپنانا ضروری ہے۔

محترم چوہدری صاحب موصوف نے ان بیش قیمت خیالات کا اظہار مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ماہانہ اجلاس میں خدام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس ۲۰ر فتح ۱۳۵۰ ہش مطابق ۲۰ر دسمبر ۱۹۷۰ء بوقت ۴ بجے سہ پہر ایوان محمود میں منعقد ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں ربوہ کے تمام حلقہ جات کے خدام نے شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مشہود الحق صاحب نے کی۔ اس کے بعد مہتمم مقامی مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال کی درخواست پر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر عالمی عدالت ہیگ نے خدام سے تقریباً ایک گھنٹہ تک خطاب فرمایا اور ان کو بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ محترم چوہدری صاحب موصوف نے ازراہ شفقت مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کی درخواست پر خدام سے خطاب کرنا منظور فرمایا تھا۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو استعدادیں اور قوتیں عطا فرمائی ہیں ان کی حقیقی قدر دانی اور شکرگزاری کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو صحیح رنگ میں اور برموقع استعمال کیا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

کہ جو کچھ ہم نے مومنوں کو دیا ہے وہ اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اسی طرح فرمایا کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ یعنی اگر تم میری نعمتوں کی قدر کرو گے تو تم کو زیادہ دوں گا۔ اور اگر تم کفرانِ نعمت کرو گے تو میرا عذاب بھی سخت ہے خدا تعالیٰ کے ان دو احکام پر پورا پورا عمل کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو اس رنگ میں استعمال کریں کہ ان کے صحیح اور برمحل استعمال کے نتیجہ میں شکرگزاری کا حق ادا ہو سکے اور یہ نہ ہو کہ ہم کفرانِ نعمت کے مرتکب قرار پا کر مستحق عذاب ٹھہریں۔

مکرم چوہدری صاحب نے خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے خاص طور پر تین نعمتوں کا ذکر فرمایا یعنی (۱) انسانی زندگی اور وقت (۲) قوت فکر و تدبر اور (۳) مال و دولت۔ آپ نے نہایت ہی سادہ اور عام فہم پیرایہ میں ان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے خدام کو نصیحت فرمائی کہ وہ ان نعمتوں کی پورے طور پر قدر کریں اور اپنی زندگی کے ہر لمحہ اور ہر گھڑی کو صحیح اور کارآمد کاموں میں خرچ کریں اور تضیع اوقات سے بچیں کیونکہ جو وقت ایک دفعہ چلا جاتا ہے پھر کبھی لوٹ کر نہیں آتا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے انسان کو جو ذہنی اور دماغی صلاحیتیں دی ہیں ان کو مکمل طور پر بروئے کار لانا چاہیئے آپ نے فرمایا کہ عام حالات میں ہر انسان کچھ نہ کچھ فکر کو کام میں لاتا ہے لیکن اس کی مکمل قدردانی اور شکرگزاری کا تقاضا یہ ہے کہ دماغ اور فکر کو پورے عزم و تعہد کے ساتھ صرف کیا جائے اور جو مسائل درپیش ہوں ان پر مکمل یکسوئی سے غور و فکر کیا جائے اور صرف سرسری طور پر ان کا جائزہ نہ لیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر نوجوان اس عادت کو اختیار کریں تو خدا تعالیٰ انہیں اپنی برکتوں سے نوازے گا۔

مال و دولت کی نعمت کا ذکر کرتے ہوئے مکرم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا کہ خدا نے جو مال انسان کو دیا ہے اس کے خرچ میں پوری احتیاط سے کام لینا چاہیئے اور ایک پیسہ بھی ناواجب طور پر خرچ نہیں کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بخل اور اسراف دونوں سے منع فرمایا ہے اور میانہ روی اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے خدام کو تحریک جدید کے اصولوں کے مطابق سادہ زندگی اختیار کرنے اور تعیش کی زندگی سے احتراز کرنے کی پرزور تاکید فرمائی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنے کی تلقین کی کیونکہ حضور فرماتے ہیں

آں دل خوش باش را کاندر جہاں جوید خوشی
از پئے دین محمد کلبہ احزاں کنید
از تعیش ہا بدل آید اے مردانِ حق
خویشتن را از پئے اسلام سرگرداں کنید

آخر میں آپ نے ربوہ کے خدام کو خاص طور پر اسلامی اقدار اپنانے اور ان کو اپنی عملی زندگی میں اجاگر کرنے پر زور دیا اور فرمایا کہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ اور لحظہ اور ہماری ہر سوچ و فکر اور ہمارا ہر خرچ اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہونا چاہیئے تاکہ ہم اپنے دعاوی کا عملی ثبوت دنیا کو فراہم کر سکیں۔

مکرم چوہدری صاحب کے خطاب کے بعد مکرم مہتمم مقامی صاحب نے آپ کا شکریہ ادا کیا اور آپ سے دعا کی درخواست کی۔ چوہدری صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ (مینیجر)

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے (حضرت مسیح موعودؑ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:۔

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔"

(کشتی نوح)

خدا کے بندے خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کر کے اس کے فضلوں کو کھینچتے اور اس کی رحمتوں کے وارث بنتے ہیں۔ پھر خدا ان کا ہو جاتا ہے اور انہیں ہر بلا سے بچاتا اور ہر مصیبت سے نجات دیتا ہے۔ خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کیجئے۔

(ناظر بیت المال آمد)

خوشخبری

ربوہ میں پی۔ آئی۔ اے کا دفتر

جملہ احبابِ جماعت کو یہ خوشکن خبر دی جاتی ہے کہ بیرون ملک و اندرون ملک ہوائی سفر کرنے والوں کی سہولت کے لئے ربوہ میں پی آئی اے کی ایجنسی کھل گئی ہے جہاں سے ہر جگہ کے لئے ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ جماعتی تعاون کے پیشِ نظر تمام احبابِ جماعت اندرونِ پاکستان و بیرون پاکستان ہر قسم کے ہوائی سفر کیلئے اسی ایجنسی سے رجوع کریں۔ فون کے ذریعے اور خط کے ذریعے سے بھی ہر قسم کی سہولت مہیا کی جا سکتی ہے

ملک عبد الحفیظ
میجر احمد برادرز۔ جنرل سیلز ایجنٹ۔ پی۔ آئی۔ اے۔ گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴